السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے امام اور موذن کے بغیر مسجد کی خدمت ادا نہیں ہو سکتی ان کو تنخواہ دینا لینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امامت اوراذان پرماہانہ تنخواہ لینا شرط کرکے امام ابوحنیفہ کے نزدیک ممنوع ہے ''لایجوز علی الأذان والحج ،کذا الإمامة و تعلیم القرآن والفقہ ، والأصل أن کل طاعة یختص بہا المسلم لایجوز الاستیجار علیہ عندنا ،، (ہدایا) ''عَن عُثمَان بنِ أَبِی العَاصِ قَالَ : «آخِرُ مَا عَہِدَ إِلَیَّ رَسُولُ اللَّہِ - صَلَّی اللَّہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ - أَن أَتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَا یَأخُذُ عَلَی أَذَانِہِ أَجرًا» .رَوَاہُ الخَمسَۃُ) قال ابن المنذر : ثبت أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعثمان بن أبی العاص : واتخذ موذنا لا یاخذ علی أذانہ أجرا، وَأَخرَجَ ابنُ حِبَّانَ عَن یَحیَی البَکَّائِ قَالَ : سَمِعتُ رَجُلًا قَالَ لِابنِ عُمَرَ : إِنِّی لَأُبغِضُکَ فِی اللَّہِ ، فَقَالَ لَہُ ابنُ عُمَرَ : إِنِّی لَأُبغِضُکَ فِی اللَّہِ ، فَقَالَ : سُبحَانَ اللَّہِ أُحِبُّکَ فِی اللَّہِ وَ تُبغِضُنِی فِی اللَّہِ ؟ قَالَ : نَعَم إِنَّکَ تَسأَلُ عَلَی أَذَانِکَ أَجرًا وَرُوِیَ عَن ابنِ مَسعُودٍ أَنَّہُ قَالَ : "أَربَعٌ لَا یُؤخَذُ عَلَیہِنَّ أَجرٌ : الأَذَانُ وَقِرَاءَۃُ القُرآنِ وَالقَضَاءُ ،، (نیل الاوطار 157/1) اور متاخرین حنفیہ ودیگر ائمہ کے نزدیک امامت واذان پر تنخواہ یعنی جائز ہے ۔ ''ویفتی الیوم بصحتہا لتعلیم القرآن والفقہ والإمامة ، والاذان ویجبر المستاجر علی دفع ما قیل ، فیجب المسمی بعقد واجر المثل إذا لم یذکر مدة ،، (درمختار) میری نزدیک راجح یہ ہے کہ شرط اور طے کرکے ماہانہ مقرر تنخواہ لینا مکروہ ہے ،ہاں اگر موذن یا امام کو بغیر شرط اور سوال کے بطریق اکرام کے کچھ دے دیا جائے تو اس کا قبول کرنا جائز اور بلا کراہت مباح ودرست ہے ۔ (محدث دہلی 1938ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 236

محدث فتویٰ